نیکی اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَالطَّوْلِ وَالْإِنْعَامِ، حَثَّنَا عَلَى التَّعَاوُنِ وَجَعَلَهُ مِنَ الْأَخْلَاقِ الْعِظَامِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، الْمَلِكُ الْبَرُّ السَّلَامُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: ﴿ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾[1].

حضرات وخواتینِ اسلام: میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے ہمیں نیکی اور خیر میں ایک دوسرے کی مدد کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: ﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾[2]. اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اسی طرح نبئ رحمۃ للعلمین ﷺ نے مسلمانوں کو باہمی تعاون ونصرت کی تاکید فرمائی ہے معاشرے

---

(١) النحل : ١٢٨ .

(٢) المائدة : ٢ .

کے ہر فرد کو دوسروں کی مدد کا حکم دیا ہے اور اس پر عظیم بشارت سنائی ہے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:« وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ»(۱). اوراللہ تعالی بندے کی اعانت میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی اعانت میں رہتا ہے، بلاشبہ کسی مسلمان کا مالی اور اخلاقی تعاون کرنا انتہائی محبوب عمل ہے اور اس سے مصیبت اور پریشانی کو دور کرنا بڑی نیک خصلت ہے یہ اخلاق فاضلہ کا حصہ ہے یہ نبیٔ کریم ﷺ کی اور دیگر انبیائے کرام کی سنت نیز صالحین کی پاکیزہ خصلت ہے چنانچہ باری تعالی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو جب بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا تو وہ اپنے لائق فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا:« إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ. قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ. قَالَ: وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ. قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا القَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ، وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي »(۲). اللہ تعالی نے مجھے ایک حکم دیا ہے، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا، آپ اپنے رب کا حکم ضرور پورا کریں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تو کیا تم میری مدد کر سکو گے؟ انہو ں نے عرض کیا جی ہا ں میں آپ کی مدد کروں گا اورآپ کا ساتھ د وں گا۔ نبیٔ کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں پس اس وقت ان دونوں

---

(۱) مسلم : ٢٦٩٩.

(۲) البخاري : ٣٣٦٤.

حضرات نے بیت اللہ کی تعمیر شروع کردی اور اس کی بنیادیں اٹھائیں حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ عمارت بلند ہوگئی اور دونوں نے مل کر بیت اللہ کی تعمیر مکمل فرمادی اور اس کو مستحکم کردیا یہ روئے زمین کا سب سے پہلا گھر ہے جو اللہ کی عبادت کیلئے تعمیر کیا گیا ہے رب ذوالجلال والاکرام نے قرآن کریم میں بوڑھے باپ اور لائق بیٹے کے عظیم کارنامے کی تعریف فرمائی ہے اور ان کی دعا کا اس طرح ذکر کیا ہے : ﴿ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ﴾[1]. اور اس وقت کا تصور کرو جب ابراہیم بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور اسماعیل بھی (ان کے ساتھ شریک تھے، اور دونوں یہ کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب ! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرمالے ۔ بیشک تو ہی، ہر ایک کی سننے والا، ہر ایک کو جاننے والا ہے ۔

نیکی اور بھلائی پر تعاون کرنے والو! اسی طرح سورۂ کہف میں حضرت ذوالقرنین کا قصہ ذکر کیا گیا ہے جو انسانی تعاون اور باہمی مدد کی بہت ہی پاکیزہ اور اعلی مثال ہے حضرت ذوالقرنین جب ایک ایسی قوم کے پاس پہونچے جس کو وہ نہیں جانتے تھے نہ ہی وہ لوگ ان کو جانتے تھے تو اس قوم نے ان سے مدد کی درخواست کی حضرت

---

(١) البقرة : ١٢٧ .

ذوالقرنین نے عدم تعارف کے باوجود اللہ کی رضا کیلئے ان کی مدد فرمائی ایک بہت بڑی مصیبت ان سے ٹال دی اور ان کو ہمیشہ ہمیش کیلئے یاجوج ماجوج کے فساد سے محفوظ فرما دیا قرآن کریم نے اس واقعے کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا﴾(١). ان لوگوں نے کہا اے ذوالقرنین (قوم) یاجوج وماجوج (اس) سرزمین میں بڑا فساد مچاتے ہیں سو کیا ہم لوگ آپ کے لیے کچھ سرمایہ جمع کردیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی روک بنادیں، حضرت ذوالقرنین نے ان کی درخواست قبول فرمالی اپنی حکمت اور کاریگری کا بھرپور استعمال کیا اور قوم کی محنت وقوت سے فائدہ اٹھاکر یہ کام مکمل فرمادیا اور اپنے اس عمل سے ان کو باہمی تعاون اور مشترکہ تعمیر وترقی کی تعلیم دیدی باری تعالی جل جلالہ کا فرمان ہے ﴿قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا* آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا* فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا﴾(٢). ذوالقرنین نے جواب دیا میرے رب نے مجھ کو جو کچھ دے

---

(١) الکھف : ٩٤ .

(٢) الکھف : ٩٤ - ٩٧.

رکھاہے وہی میرے لئے بہتر ہے سو قوت و محنت سے میری مدد کرو کہ میں تمھارے اور ان کے درمیان خوب مضبوط دیوار بنادوں تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ یہاں تک کہ جب انہو ں نے (درمیانی خلا کو پاٹ کر) دونوں پہاڑی سِروں کو برابر کر دیا تو حکم دیا کہ اب آگ دہکاو یہاں تک کہ جب اس کو لال انگارا بنادیا تو حکم دیا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبالاو کہ اس پر انڈیل دوں سو یاجوج ماجوج نہ تو اس دیوار پر چڑھ دسکتے تھے اور نہ ہی اس میں نقب لگا سکتے تھے

اپنے دینی بھائیوں کا تعاون کرنے والو! نبئ رحمۃ للعلمین ﷺ کی ذات گرامی نیکی اور خیر پر تعاون میں ایک پاکیزہ نمونہ ہے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ امداد وتعاون کے مثالی کارناموں سے روشن ہے سیرت کی کتابیں اس طرح کے واقعات سے لبریز ہیں آپ ﷺ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا ہر طریقے سے تعاون فرماتے خیر وخوبی اور تعمیر وترقی میں ان کا ہاتھ بٹاتے اور ان کی ضروریات پوری فرماتے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی فرماتے ہیں بخدا ہم لوگ سَفَر اور حَضَر میں نبئ اکرم ﷺ کے ہمراہ ہوتے تو آپ ﷺ ہر چھوٹی بڑی چیز کے ذریعے ہماری دلداری فرمایا کرتے تھے (۱) آپ ﷺ نے عملی نمونہ پیش فرما کر دنیا کو بتادیا کہ

(۱) أحمد : ٥٠٤ .

باہمی تعاون کے ذریعے بڑے سے بڑا مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے اور مِل جُل کر بہت عظیم کارنامہ انجام دیا جاسکتا ہے چنانچہ حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو غلامی سے آزاد ہونے کیلئے جب کھجور کے تین سو درخت لگانے کی ضرورت پیش آئی تو نبیٔ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام سے فرمایا: «أَعِينُوا أَخَاكُمْ». اپنے بھائی کی مدد کرو۔ حضرت سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کھجور کے چھوٹے درخت مہیا کرنے میں میری مدد کی۔ کسی صاحب نے تیس درخت دیے کسی نے بیس، کسی نے پندرہ اور کسی نے دس۔ الغرض ہر شخص نے اپنی استطاعت کے مطابق میری مدد کی یہاں تک میرے پاس کھجور کے تین سو قلم جمع ہوگئے۔ تو رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا: « اذْهَبْ يَا سَلْمَانُ فَفَقِّرْ لَهَا -أَيِ: احْفُرْ لَهَا- فَإِذَا فَرَغْتَ فَأْتِنِي؛ أَكُونُ أَنَا أَضَعُهَا بِيَدَيَّ». سلمان! اب جاو اور ان پودوں کو گاڑنے کے لئے گڑھے کھودنے شروع کرو۔ جب اس سے فارغ ہوجاؤ تو میرے پاس آنا: میں خود اپنے ہاتھوں سے ان کو لگاؤں گا۔ حضرت سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں میں نے گڑھے کھودے، میرے ساتھیوں نے میری معاونت کی۔ جب میں اس کام سے فارغ ہوگیا تو خدمت اقدس میں حاضر ہوکر

اس کی اطلاع دی۔ تو آپ ﷺ میرے ساتھ نکلے پس ہم کھجور کا ایک ایک پودا اٹھا کر آپ کے قریب کرتے جاتے اور آپ ﷺ اس کو اپنے دست مبارک سے لگاتے جاتے تھے[1]

آپ ﷺ نے باہمی تعاون کے سلسلے میں اشعری قبیلہ کی تعریف فرمائی ہے اور ان کے ایک مثالی عمل کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: « إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا -أَيْ: فَنِيَ زَادُهُمْ وَطَعَامُهُمْ- جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ»[2]. اشعری قبیلے کے لوگوں کا جب کھانا پینا اور توشہ کم ہوجاتا ہے تو ان کے پاس جو کچھ بھی ہوتا ہے اسے وہ ایک کپڑے میں جمع کرلیتے ہیں اور پھر اسے ایک برتن میں ڈال کر اپنے مابین برابر تقسیم کرلیتے ہیں۔ پس وہ مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں

محترم سامعین وحاضرینِ مسجد! نبیٔ کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ صحابۂ کرام کو مسلسل باہمی تعاون اور مدد کی ترغیب فرماتے رہتے اور زندگی کے ہر میدان میں نیکی اور بھلائی پر دوسرے کا ساتھ دینے کی تاکید فرماتے رہتے حتی کہ کام کاج میں بھی ایک

---

(١) أحمد : ٢٣٧٣٧ .

(٢) متفق عليه .

دوسرے کا ہاتھ بٹانے کی اور اس کا بوجھ ہلکا کرنے کی تعلیم دیتے سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ سے برابر دریافت کیا کرتے یا رسول اللہ: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آنحضرت ﷺ ان کو بتادیا کرتے اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: « تُعِينُ صَانِعًا »[1]. سب سے افضل اور محبوب عمل یہ ہیکہ تم کسی کام کرنے والے کی مدد کردو، ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے: « الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ، وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ »[2]. مؤمن مؤمن کا بھائی ہے وہ اس سے ضرر کو دفع کرتا ہے اور اسکی حفاظت اور پشت پناہی کرتا ہے، حدیث شریف کا مفہوم یہ ہیکہ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجوگی میں یا اس کی بیماری میں اس کے کام کاج کی ذمہ داری اٹھالیتا ہے اور حسن وخوبی کے ساتھ اس کے مُعاملات کی دیکھ ریکھ کرلیتا ہے اس کا بھرپور دفاع کرتا ہے اور بقدر استطاعت اس کی حفاظت وحمایت کرتا ہے[3]. غور فرمائیے: کہ لوگوں کے جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کا کتنا مفید نسخہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کا مُعاون بن جائے اور اپنی استطاعت کی بقدر اسکی جان ومال اور

---

(١) متفق عليه.

(٢) البخاري في الأدب المفرد : ٢٣٩ ، وأبو داود : ٤٨١٩.

(٣) عون المعبود : (١٧٨/١٣) .

عزت وآبرو کی حفاظت کا ضامن بن جائے، اسی طرح علم ومعرفت کے میدان میں تعاون انتہائی محبوب عمل ہے نیز تجربات اور مُشاہدات کا باہمی تبادلہ بہت مفید طریقہ ہے اس سے علم وحکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم علم حاصل کرنے اور مجلس نبوی سے استفادہ کرنے میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے اور اگر مصرفیت کی بنا پر ہر روز خدمت نبوی میں حاضری کا موقعہ نہ ملتا تو باہم باری لگالیا کرتے چنانچہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک انصاری پڑوسی کے ساتھ اس پر اتفاق کرلیا تھا کہ ایک دن وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا کریں اور ایک دن میں حاضر ہوا کروں پس ہم دونوں اپنی اپنی باری میں وقت فارغ کرتے اور خدمت نبوی میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ جس دن میں حاضر ہوتا اس دن کی وحی کے بارے میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے بارے میں ان کو بتا دیتا تھا اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی کرتے[1] یعنی جو حدیث میں سنتا یا جو علم حاصل کرتا وہ ان سے بیان کر دیتا اسی طرح وہ بھی جو حدیث سنتے یا جو علم حاصل کرتے وہ مجھ سے بیان کر دیتے[2] یہ نیکی اور بھلائی پر تعاون کی سب سے اعلی مثال ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرز عمل سے تعلیم وتعلم اور تبلیغ وارشاد کا عملی نمونہ پیش فرمایا ہے حدیث پاک میں علم حاصل کرنے کی اور

---

(١) البخاري : ٨٩ .

(٢) الطبقات الكبرى لابن سعد : ١٧٨/٨ .

دوسروں کو تعلیم دینے کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے ایک حدیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے :« نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ»(۱) اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے (دین کی) کوئی بات سنی اور اسے یاد رکھا یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچادیا، اس حدیث کا تقاضا ہیکہ ہم بھی علم وحکمت اور تعلیم و تبلیغ سے آراستہ ہوں اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے رہیں اسی طرح اپنے بچوں کے اندر بھی اس پاکیزہ خصلت کو پختہ کر نیکی ضرورت ہے کیونکہ اس میں افراد اور معاشرے کی کامیابی ترقی اور حفاظت پوشیدہ ہے یا اللہ یا کریم ہم کو ایک دوسرے کا خیر خواہ اور تعاون کرنے والا بنادے اور ہمارے معاشرے میں الفت و محبت اور باہمی تعاون کی خصلت پیدا فرمادے ہم کو اپنی رحمت وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نوازدے اور اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے

* * * فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ، عَمَلاً بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ)(۲).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيم

---

(۱) أحمد : ٤١٥٧ .

(۲) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرَ، وَأَشْكُرُهُ فَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ يَجْزِي مَنْ شَكَرَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! شریعت اسلامیہ نے باہمی تعاون ونصرت پر بہت زیادہ زور دیا ہے شریعت کا مطلوب یہ ہیکہ مسلمانوں کی محنت وکاوش متحد ہوان کے افکار وخیالات اور ان کی امنگیں یکساں ہوں اور ان کے مواقع ومنافع یکساں ہوں تاکہ بڑے سے بڑا مقصد حاصل کیا جاسکے پورا معاشرہ خیر وبرکت سے مالامال ہو اور امیر غریب قوی کمزور اور چھوٹے بڑے ہر ایک کو امن وترقی اور سکون وعافیت نصیب ہو، درحقیقت تمام مسلمانوں کی منفعت بھی ایک ہے اور نقصان بھی ایک ہے نبئ رحمۃ للعلمین ﷺ نے مومنین کو اتحاد واجتماعیت کی تاکید فرمائی ہے اور مسلم معاشرے کے افراد کو ایک جسم کے مختلف اعضاء کی طرح قرار دیا ہے: «تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الْجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى

عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالحُمَّى»[1]. تم مسلمانوں کو آپس میں رحم کا معاملہ کرنے میں ایک دوسرے سے محبت وتعلق رکھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی وتعاون کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھوگے کہ، جب ایک عضو بیمار ہو جائے تو جسم کے سارے اعضاء بھی بے خوابی اور بخار کی شدت میں اس کے شریک حال ہو جاتے ہیں اور وہ بھی بیداری اور بخار کی تکلیف محسوس کرتے ہیں تجربہ شاہد ہیکہ آپسی تعاون باہمی پشت پناہی اور مشترکہ احساس سے معاشروں کوسعادت وترقی نصیب ہوتی ہے اور لوگوں کو فلاح وکامیابی حاصل ہوتی ہے اسلامی تعاون کی تنظیم (او آئی سی) نے اسلام کی اسی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے مشترکہ اسلامی عمل کی بنیادوں کو مضبوط بنانے پر اتفاق کیا ہے اور مسلمانوں کی شیرازہ بندی اور باہمی اتحاد واتفاق کو مستحکم کرنے پر زور دیا ہے باری تعالی تنظیم کے اس مستحسن اقدام کو قبول فرمائے اس کی کوششوں کو کامیاب فرمائے اور مسلمانوں کو اتحاد واتفاق اور الفت ومحبت کے ساتھ زندگی گُذارنے کی توفیق عطا فرمائے ہماری عبادت وتلاوت اذکار واستغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرمائے اور ہم کو دنیا اور آخرت کی کامیابی عطا فرمائے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيمَانًا صَادِقًا، وَيَقِينًا دَائِمًا، وَرَحْمَةً نَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفةْ بن زايدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا، وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ

انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.